بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ / پیر ۱۸ ذی الحجہ ۱۴۰۳ھ ۲۶ تبوک ۱۳۶۲ ہش ۲۶ ستمبر ۱۹۸۳ء / ۲۱۷

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق

تازہ اطلاع

(۲۶ ستمبر ۱۹۸۳ء صبح آٹھ بجے)

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولائے کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

(ڈاکٹر لطیف احمد قریشی چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

تنزانیہ میں ایک سو چھ ۱۰۶ افراد کے احمدیت قبول کرنے کا اعلان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک بھر میں جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد ۸ ایک نئی مسجد کی تعمیر:

مکرم مقبول احمد صاحب ذبیح انچارج مشنری تنزانیہ اطلاع دیتے ہیں کہ ماہ فروری میں جلسہ ہائے مصلح موعود، مارچ میں سیرت مسیح موعود، اپریل میں جلسہ ہائے سیرت النبیؐ، مئی میں جلسہ ہائے برکات خلافت تمام ملک میں منعقد ہوئے۔

احباب جماعت میں کتب سلسلہ کا شوق بڑھانے کے لئے "ایک غلطی کا ازالہ" اور "سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم" کے امتحانات لئے گئے۔ ان امتحانوں میں تنزانیہ کی جماعتوں کے خدام، انصار، لجنہ اور اطفال نے حصہ لیا۔ نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے احباب کو سندات دی گئیں۔ اس سال اب تک ایک سو چھ افراد بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اسلام کے حقیقی نور سے منور فرمائے۔

یوکوبا میں احباب جماعت نے محنت کر کے ایک پلاٹ برائے سروک مسجد کے لئے خریدا۔ اب اس پر مسجد کی تعمیر کا آغاز کر دیا ہے۔ احباب دعا فرماویں اللہ تعالیٰ اس خانۂ خدا کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ منورا کے علاقہ میں ایک دوسری جگہ مسجد کی تعمیر کے لئے کوشش ہو رہی ہے۔ جولائی کے آغاز میں دارالسلام میں حکومت کے مرکزی زرعی و صنعتی میلہ میں حسب سابق سٹال لگایا۔ بفضلہ تعالیٰ زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے احباب ہمارے سٹال پر آتے رہے۔ اس موقعہ پر چودہ ہزار پانچ صد شلنگ کا لٹریچر فروخت ہوا۔ جماعت کے ہر فرد کو داعی الی اللہ بنانے کی خاطر جماعت کو پانچ گروپوں احمد، نور، محمود، ناصر اور طاہر میں تقسیم کر کے ہر اتوار باری باری ایک گروپ کو تبلیغ کے لئے بھجوایا جاتا ہے۔ احباب جماعت خوب ذوق و شوق سے اس میں حصہ لیتے ہیں۔

عرصہ زیر رپورٹ میں تنزانیہ مشن کی طرف سے چھیالیس ہزار پمفلٹ شائع کروائے گئے اس وقت تک دارالسلام اور دوسرے ریجنز میں ایک لاکھ باون ہزار نو سو اکیاون شلنگ کا لٹریچر فروخت کیا۔ دو اور سات جولائی کو مکرم وسیم احمد صاحب چیمہ اور مکرم احمد داؤد صاحب مرکزی مبلغ تشریف لے آئے۔ ان کے اعزاز میں استقبالیہ تقریبات منعقد کی گئیں۔ ماریشش جاتے ہوئے مکرم قریشی محمد افضل صاحب اور مکرم رفیق احمد صاحب جاوید دارالسلام تشریف لائے احباب جماعت نے خوش آمدید اور الوداع کیا۔

مسجد آسٹریلیا کا سنگ بنیاد

اللہ تعالیٰ کی تائید اور توفیق سے ۳۰ ستمبر نماز جمعہ کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بڑا اعظم آسٹریلیا میں پہلی مسجد اور مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد نصب فرمائیں گے۔ جماعت احمدیہ کے قیام پر پہلی صدی کی تکمیل سے قبل بفضلہ تعالیٰ تمام براعظموں میں خدا کا گھر یعنی مساجد تعمیر کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے فرمائی فالحمد للہ ثم الحمد للہ وذلک فضل اللہ و سنتہ فنحمدہ علیٰ ذالک

اس موقعہ پر ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے خدا کے حضور سجدہ ریز ہو جائیں۔ ہمارے ہاتھ اس سچے وعدوں والے آسمانی آقا کے حضور بلند ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس براعظم کو بھی جلد خدا کے نور سے منور فرمائے۔ یہ مسجد براعظم آسٹریلیا میں بسنے والوں کے لئے ہدایت اور برکت کا موجب ہو۔

میں اس موقع پر مبلغین کرام سے بالخصوص یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس موقعہ پر اجتماعی دعا کا اہتمام کیا جائے۔ وہ انتظام کریں کہ جماعتیں مقامی طور پر صدقہ کریں دعائیں کریں کہ اللہ اس مسجد کی تکمیل کے ساتھ ہمیں حقیقی معنوں میں عابد اور مساجد سے متعلق ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ پیارے امام کے عزائم اور افعال میں برکت ڈالے یہ ایک تاریخی اور اہم واقعہ ہے خلفائے احمدیت میں سے پہلے خلیفہ وقت کا قدم فرضی جغرافیائی خط Date Line پر پڑا ہے۔ مسیح پاک کے جانشین نے دنیا کے کنارے تک پہنچ کر پیغام احمدیت پہنچایا ہے۔ ایسے براعظم میں مسجد کا سنگ رکھ رہے ہیں جو اپنی مذہبی رواداری میں دنیا میں مشہور ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پرامن ملک کو اسلام کے نور سے جلد منور فرمائے۔ آمین یا رب العالمین

(بشیر احمد رفیق ایڈیشنل وکیل التبشیر)

- گزشتہ دنوں تقریباً ایک ماہ تک یرقان عارضہ قلب خاکسار کو فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج رہنا پڑا۔ الحمد للہ اس کے فضل و کرم سے اب کچھ افاقہ ہے اور خاکسار گھر میں زیر علاج ہے۔ احباب از راہ احسان دعائے صحت کا سلسلہ جاری رکھ کر ممنون فرمائیں۔ اس دوران بہت سے احباب نے بالمشافہ تشریف لا کر اور بذریعہ خطوط بھی حال پرسی فرمائی اور کئی مفید طبی مشورے اور نسخے بھی برائے استعمال ارسال فرمائے۔ خاکسار سب احباب کا شکر گزار ہے اور دعا گو ہے اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور صحت و سلامتی سے رکھے آمین۔ (محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ و جزائر فجی)

- میری بیوی کو ایک حادثہ پیش آیا ہے جس کی وجہ سے وہ سی ایم ایچ میرپور میں زیر علاج ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد عثمان میرا بھر کا میرپور آزاد کشمیر

جماعت احمدیہ سڈنی کا پتہ

جماعت احمدیہ سڈنی (آسٹریلیا) کا ڈاک و تار کا پتہ احباب کی اطلاع کے لئے درج کیا جاتا ہے:—

Dr Ijazul Haque
19, Brom Borough Road,
Rose-ville, 2069. N.S.W.
SYDNEY (Australia)

(مرسلہ وکالت علیا تحریک جدید)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۱ تا ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء اپنی سابقہ روایات کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے۔ اجتماع میں تمام مجالس کی نمائندگی لازمی ہے۔ جملہ قائدین علاقہ، اضلاع و مقامی کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مجالس کی نمائندگی کو سو فیصد بنانے کے لئے بھرپور کوشش فرمائیں۔ پاکستان کی کوئی ایسی مجلس نہیں رہنی چاہیئے جہاں سے کسی فرد نے اجتماع میں شرکت نہ کی ہو۔

(قائمقام معتمد)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ۔ پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دورۂ مشرق کی مختصر رپورٹ نمبر ۳ بابت ۱۲ ستمبر ۱۹۸۳ء

سنگاپور میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات

انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں کا سلسلہ، انڈونیشیا، ملائیشیا، سیا اور سنگاپور کے قائدین خدام الاحمدیہ سے خطاب

تربیت اولاد سے متعلق زریں ہدایات، نئی زمین اور نئے آسمان کی پُرمعارف وضاحت، عہدِ بیعت کی تجدید

(مرتبہ: مکرم یوسف سلیم ملک صاحب ایم۔اے۔ مرسلہ از سنگاپور)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سنگاپور میں اہم دینی مصروفیات کی نہایت ہی مختصر دو رپورٹیں ہدیۂ قارئین کی جا چکی ہیں۔ آج ۱۲ ستمبر کی مصروفیات کی مختصر روداد ذیل میں ہدیۂ قارئین کی جا رہی ہے۔

انفرادی ملاقاتیں

حضور کی قیام گاہ واقع پیراماؤنٹ ہوٹل سنگاپور میں صبح ۱۰ بجے سے رات کے نو بجے تک سنگاپور کی جماعت کے احباب نے اپنے بیوی بچوں اور دوسرے رشتہ داروں کے ساتھ حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ انفرادی ملاقاتیں صبح ۱۰ بجے سے ۲½ بجے بعد دوپہر اور شام ۵½ بجے سے رات کے ۹ بجے تک جاری رہیں۔ سنگاپور کے ۲۳ خاندانوں کے افراد کے علاوہ انڈونیشیا اور ملائشیا کے وفود میں سے بعض نے آج بھی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

قائدین خدام الاحمدیہ سے خطاب

انفرادی ملاقاتوں کے دوران ۱½ بجے سے ۲ بجے تک مبارک محمود احمد صاحب قائد انڈونیشیا، علوی دستلمورا صاحب قائد کوالالمپور۔ امین احمد بن یوسف بیسی مین صاحب قائد سیا۔ اور عبدالمطلب عدنان صاحب قائد سنگاپور پر مشتمل ایک خصوصی اجلاس ہوا۔ اس میں مبلغین سلسلہ چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ میاں عبدالحی صاحب اور خیرالدین صاحب نے بھی شرکت کی۔ حضور نے تفصیل سے بتایا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کا مقصد کیا ہے اور اس کے حصول کے مختلف شعبہ جات کی تقسیم کار اور لائحہ عمل کیا ہے۔ جہاں بھی کسی بات کی سمجھ نہ آئے مبلغین سلسلہ سے راہ نمائی حاصل کی جائے اور اپنی کارکردگی کی رپورٹ باقاعدگی سے مرکز سلسلہ میں بھجوائی جایا کرے۔ شعبہ جات کے وہی نام اختیار کئے جائیں جو مرکز نے مقرر کئے ہیں۔ مثلاً شعبہ وقار عمل کو انڈونیشیا میں "گرجا بھگتی" کا نام نہ دیا جائے۔ وقار عمل A Dignity of Labour کے ذریعہ اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کے لئے محکمہ صحت سے ملکر ٹھوس پروگرام بنائے جائیں۔ اسی طرح خدمت خلق (Service To Man Kind) کے تحت قومی مصیبتوں اور ابتلاؤں میں حکومت وقت کو اپنی خدمات پیش کی جائیں۔ زخمیوں کو خدام بحیثیت تنظیم اپنے خون کا عطیہ پیش کریں۔ ہسپتالوں میں بیماروں کی عیادت کریں۔ اسی طرح سیکرٹری (ناظم) تعلیم خدام کو اسلام، احمدیت اور اس کی تاریخ اور عبادات کے بارہ میں بتائیں قرآن کریم کی ایسی آیات جو تبلیغ اور تربیت کے کام میں مدد دے سکتی ہیں وہ یاد کرائی جائیں۔ تبلیغ کے شعبہ میں مستعدی اور تیزی پیدا کرنے کے لئے حضور نے تفصیلی ہدایات دیں۔

حضور نے فرمایا شعبہ تربیت کے لئے سب سے اہم اور بنیادی چیز نماز باجماعت ہے جو ہمارے لئے روحانی غذا ہے۔ سیکرٹری تعلیم خدام کو یہ بتائے کہ نماز میں کیا پڑھنا ہے اور سیکرٹری تربیت یہ بتائے کہ نماز وقت پر پڑھنی ہے جہاں تعداد کم ہے اور مسجد سے فاصلے زیادہ ہیں وہاں احمدی مل کر نمازیں پڑھیں مثلاً کسی فیکٹری میں کام کرتے ہیں تو وہیں اکٹھے مل کر نمازیں پڑھ لیا کریں۔ اسی طرح گھر میں اپنے مکان کے ایک کمرہ کو نماز باجماعت کے لئے مخصوص کیا جائے جہاں خاندان کا سربراہ اہل خانہ کو نماز باجماعت پڑھائے۔ حضور نے انڈونیشیا کے خدام سے اس توقع کا بھی اظہار فرمایا کہ وہ اس علاقہ میں نہ صرف خدمت و تبلیغ کے میدان میں مثالی کردار ادا کریں گے بلکہ سنگاپور، برما اور ملائشیا کے خدام بھائیوں کی اعانت بھی کرتے رہیں گے۔

اجتماعی ملاقات

۲½ بجے حضور نے اپنے دفتر اور ملاقات کے کمرے میں ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں۔ پھر دوپہر کے کھانے کے بعد بقیہ ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات نو بجے تک جاری رہا ازاں بعد حضور مسجد احمدیہ میں تشریف لے گئے جہاں نماز مغرب و عشاء پڑھانے کے بعد جماعت احمدیہ سنگاپور کے وہ احباب جو ملازمت کی مجبوریوں کی وجہ سے دن کے وقت حضور کی قیام گاہ پر نہیں پہنچ سکے تھے ان سے اجتماعی ملاقات فرمائی۔

ایک اہم مسئلہ

ملاقات کے بعد حضور احباب میں رونق ہو کر ایک گھنٹہ تک مختلف مذہبی، علمی اور عمومی موضوعات پر سوالوں کے جواب دیتے رہے۔ بچوں کی تربیت کا مسئلہ بھی زیر غور آیا۔ غیر ملکوں میں جہاں جماعتوں کی تعداد تھوڑی ہوتی ہے اور ماحول بھی آزاد ہوتا ہے وہاں والدین کے لئے یہ مسئلہ بڑی تشویش کا باعث بن جاتا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اسلامی روایات کے مطابق کس طرح پروان چڑھائیں۔ چنانچہ اس مجلس میں اس قسم کے ایک سوال پر حضور نے فرمایا۔ یہ مسئلہ واقعی بڑا اہم مسئلہ ہے۔ اسی لئے اس کا مفصل جواب ہادی برحق حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد میں موجود ہے جس میں آنحضورؐ فرماتے ہیں۔

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ۔

تم میں سے ہر ایک گڈریا کی مانند ہے۔ جس طرح گڈریا بھیڑ بکریوں کی نگرانی کرتا ہے اور ان کی حفاظت کا ذمہ دار ہوتا ہے اسی طرح ماں باپ اپنے بچوں کے نگران اور ان کی کما حقہ تربیت کے ذمہ دار ہیں اور یہ اصول زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی ہے۔ پس ایک تو بچوں کی تربیت سے کبھی غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ دوسرے صرف تدبیر پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے بلکہ خدا تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہیئے اور ہر وہ طریق بروئے کار لانا چاہیئے جس کی اسلام نے تعلیم دی ہے۔ بچے چونکہ والدین کا اثر قبول کرتے ہیں اس لئے خود والدین کو بھی اپنے اندر اعلیٰ کیریکٹر پیدا کرنا چاہیئے۔

ایک تلخ حقیقت

اس ضمن میں ایک دوست نے عرض کی کہ اگر کسی کی بیوی احمدی نہ ہو تو وہ اپنی مذہبی اور اہلی زندگی میں یکرنگی کس طرح پیدا کرے۔ حضور نے فرمایا کہ ایسی صورت میں میری نصیحت یہ ہے کہ ایسی عورت سے سخت رویہ اختیار کرنے کی بجائے غیر معمولی نرمی اور محبت کا سلوک روا رکھا جائے اور اس کے لئے درد دل سے دعا کی جائے کہ اللہ تعالیٰ اس کے دل کو بدل دے۔ مذہبی معاملات میں محبت اور نرمی سے دل جیتے جا سکتے ہیں۔ جبر و اکراہ تو ویسے بھی اسلام میں منع ہے۔ پھر بھی اصلاح احوال کی صورت نظر نہ آئے۔ تو مرد کو چونکہ قوام بنایا گیا ہے وہ بچوں کی تربیت کا ذمہ دار ہے۔ اس لئے اگر وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کے حسب منشاء بچوں کی اسلامی رنگ میں تربیت میں بیوی حائل ہوتی ہے تو اس سے علیحدگی اختیار کر لی جائے۔ حضور نے کئی خاندانوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ وہ کتنے مخلص احمدی خاندان تھے۔ لیکن آہستہ آہستہ احمدیت کے نور سے محض اس لئے محروم ہو گئے کہ ان کی نسلوں نے جن عورتوں کی آغوش میں پرورش پائی تھی وہ احمدی نہیں تھیں۔

نئی زمین اور نیا آسمان

ایک نوجوان نے اسلامی سیاست سے متعلق اور عیسائیت کے اثر و نفوذ کو مشرق بعید کے ممالک سے مٹانے سے متعلق چند سوالات لکھ رکھے تھے حضور نے باری باری ان کے جوابات دیئے ان میں سے ایک سوال یہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اب ایک نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کیا جائے گا اس سے کیا مراد ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ تاریخ مذاہب پر آپ نظر ڈالیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ جب بھی خدا کا کوئی مامور

(باقی دیکھیں ص۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا مسیح صلیب پر فوت ہوئے تھے؟ یا کشمیر انکی آخری آرامگاہ ہے؟

تحریر:- کارلو بلڈرنی (ہندوستان میں مقیم اطالوی صحافی)
ترجمہ:- مکرم رفیق احمد صاحب ناصر قادیان
مطبوعہ:- دی انڈیا میگزین (بھارت) جنوری ۱۹۸۳ء صفحہ ۴۸ تا ۵۹

عیسائیت کا کتب اب جیسا کہ ظاہر ہے کہ یسوع مسیح کو اپنا آقا تسلیم کیا جائے اس مسیح کو جو پیلاطوس کی زیر نگرانی تکالیف برداشت کرتے ہوئے صلیب پر چڑھ گیا اور مر گیا اور پھر دفنایا گیا اور مُردوں میں شامل ہو گیا اور تیسرے دن دوبارہ اُٹھ کھڑا ہوا۔ لیکن جو کچھ ہوا کیا یہ سب حقیقت پر مبنی تھا؟

سری نگر (کشمیر) میں ایک مقبرہ ہے جو اپنے اندر غیر معمولی راز چھپائے ہوئے ہے....

یہ ایک طویل کہانی ہے جو ۲۹ ویں سال کے نسام NISAM مہینہ میں موسم بہار کے چودھویں روز مورخہ ۱۷ اپریل بروز جمعہ یروشلم سے شروع ہوئی ہے۔

سپاہیو! جاؤ اور مقام صلیب کی تیاری کرو۔

یہ صبح کے آٹھ بجنے کے معاً بعد کا واقعہ تھا جب گلیل کے گورنر پیلاطوس نے اپنا آخری فیصلہ یسوع مسیح جس کو ہانوظری (HANOTZRI) یعنی ناصرہ کا رہنے والا کہتے تھے صلیب پر چڑھائے جانے کا مجرم گردانا گیا۔

بھیڑ آہستہ آہستہ انتونیا کے اونچے مقام سے یروشلم کی تنگ گلیوں سے ہوتی ہوئی روانہ ہوئی۔ ۶۰ آدمیوں کی ایک بٹالین تین ملزموں کو ساتھ لئے ہوئے تھی۔ یہ تین ملزم یسوع اور دو عادی مجرم تھے۔ ایفریم گیٹ کے باہر ملزموں نے اپنے کندھوں پر صلیبی ستون جن کو عارضی طور پر باندھ دیا جاتا تھا اُٹھائے اور گلگوتھا نامی جگہ پر مصلوب ہونے کے لئے پہنچ گئے۔

یہودیوں میں ایک رسم تھی کہ ملزموں کو صلیب سے قبل نشہ آور مشروب پلاتے تھے جو افیم سے نکالی جاتی تھی۔ اس دوائی کا یہ اثر ہوتا تھا کہ وہ نروس سسٹم میں سستی پیدا کر دیتی تھی اور مجرموں کے دماغ میں اندھیرا ہو جاتا تھا اور اس کو دردناک موت کی لمبی تکلیف سے کچھ نجات حاصل ہو جاتی تھی لیکن جب یسوع گلگوتھا نامی جگہ پر پہنچا تو اُس نے یہ نشہ آور مشروب پینے سے انکار کر دیا۔ وہ صلیب کی تکلیف برداشت کرنا چاہتا تھا۔ صلیب کی موت کے تصور سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے۔ بھوک، پیاس و غنودگی کی شدت، زخموں کی وجہ سے بخار اور ٹیٹنس کی شدید تکالیف اور ناقابلِ بیان تکلیف دہ انجام کے تصور سے ہی آپ خود اس کی شدت کا اندازہ کر سکتے ہیں اور اس پر صلیب کا یہ ظالمانہ فعل تین سے چار روز تک لگاتار برداشت کرنا پڑتا تھا (تاوقتیکہ ملزم کی موت ہو جائے)

ماضی میں ایسے بہت سے کیس ہوئے تھے کہ ملزموں کو صلیب پر لٹکانے کے بعد وقتِ مقررہ پر جب ان کو اتارا گیا تو وہ زندہ تھے۔

اُن میں سب سے زیادہ مشہور کیس وہ ہے جو جوزف فلیوش کے ذریعہ بیان کیا جاتا ہے کہ جب اس نے بادشاہ طیطوس کے سامنے درخواست کی کہ اُس کے تین دوستوں کی سزائے موت روک دی جائے (ہوا یہ کہ جوزف فلیوش کے کچھ دوستوں کو کسی وجہ سے بادشاہ طیطوس نے سزائے موت کا حکم دے دیا۔ صلیب پر چڑھائے جانے کے بعد جوزف نے بادشاہ کے قدموں میں گر کر گزارش کی کہ ان کو جو صلیب کے ذریعہ سے موت دی جا رہی ہے روک دی جائے۔ درانحالیکہ ان کو صلیب پر چڑھا دیا گیا تھا) اور تینوں کو صلیب سے اتار لیا گیا جبکہ وہ ایک دن صلیب پر لٹکے رہے تھے اُن میں سے ایک کو صلیب سے اتارنے کے بعد جب اس کا مقوی غذاؤں اور ادویات سے علاج کیا گیا تو وہ اس کے بعد کافی عرصہ تک زندہ رہا اور اس نے ان کا شکریہ ادا کیا۔

وہ خاص ڈرامہ (مصنف نے یہاں واقعہ صلیب کو ڈرامہ سے تشبیہ دی ہے) جو کہ یروشلم میں دن کے نویں گھنٹے یا دوپہر کے تین گھنٹے کے بعد ہوا۔ یوحنا کی انجیل کے مطابق یسوع تین گھنٹے تک اور مرقس کے بیان کے مطابق چھ گھنٹے صلیب پر لٹکا رہا تھا (لیکن) دوسرا بیان زیادہ موزوں اور مناسب نہیں معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ واقعہ صلیب صبح نو بجے شروع ہوا جو بہت جلدی تھا۔

یسوع چلا کر کہتا ہے "میں پیاسا ہوں"۔ اور پیاس ہمیشہ اس تکلیف کے ساتھ ہوتی ہے جب بہت زیادہ خون بہہ جائے۔ تب سپاہی اسپنج کو نشہ آور مشروب میں بھگو کر Hyssop کی ایک چھوٹی سی شاخ کے ذریعہ سے یسوع کو دیتے ہیں۔ تب اُس کی آخری پکار یہ تھی کہ "It is finished."

یہ ختم ہو گیا۔

یسوع کا سر سامنے کی طرف اس کے سینے پر ڈھلک گیا اور وہ بیہوش ہو گیا۔ اس موقعہ پر ہر شخص خبردار ہو گیا۔ منادوں کی تھیوری اس کے برخلاف ہے۔ بہتوں کا یہ یقین ہے کہ یسوع نے Mandrake کے پودے سے نکلے ہوئے مشروب کو پینے کے بعد آخری مرتبہ سانس لیا تھا۔ متی، مرقس اور یوحنا ان دونوں واقعات کے درمیان تطبیق پیدا کرتے ہیں۔

Renon جو ایک مشہور کتاب Life of Jesus کا مصنف ہے لکھتا ہے کہ مشرق میں عام طور سے یہ غلط تصور پایا جاتا ہے کہ مصلوب شخص کو مشروب دینے سے اس کی موت جلدی واقع ہو جاتی ہے۔ اس کے برخلاف ادویات اس کی واضح موت کا موجب ہوتی ہے۔

یہ کیسے ممکن ہے کہ یسوع صلیب پر صرف تین گھنٹے لٹکے رہنے سے فوت ہو گیا؟ دوپہر ڈھلتی گئی اور سبت شروع ہونے کو تھا جو یہودیوں کے لئے ۱۵ نسام کا دن تھا۔ سورج غروب ہونے کے بعد شروع ہونے والا یہ سبت Passaover اور Pesach (ایک یہودی تیوہار ہے) کے مطابق تھا اور یہ ایک ایسی تیوہاری دعوت تھی جو اسرائیل کی پیدائش پر منائی جاتی تھی۔

یہودیوں نے گورنر پیلاطوس سے مجرموں کو صلیب دیئے جانے کی درخواست کی تاکہ اُن کو موت کے گھاٹ اتارا جا سکے اور سورج غروب ہونے سے قبل ہی اُن کی تدفین کا کام مکمل ہو جائے۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ مجرم جو تا حال زندہ تھے اور اُن کی ہڈیاں کسی وزنی چیز یا ہتھوڑے سے توڑی جاتی تھیں۔ ہڈیوں کا توڑا جانا مجرم کو فائدہ پہنچاتا تھا کیونکہ صلیب پر لٹک کر سسک سسک کر مرنے کی بجائے ہڈیاں توڑے جانے سے فوری موت واقع ہو جاتی تھی۔ یسوع کے ساتھ دو اور مجرم صلیب دیئے گئے تھے وہ بھی اس وقت تک زندہ تھے تب ان کی ہڈیوں کو توڑا گیا۔ لیکن یسوع اس سلوک سے بچ گیا۔ کیونکہ انہوں نے یقین کر لیا تھا کہ وہ مر چکا ہے اس لئے برچھی کا ایک وار کر کے ہی وہ مطمئن ہو گئے تھے۔

یسوع مسیح کا اپنے سینے پر سر جھکائے ہوئے صلیب پر لٹکنا بظاہر زندگی کے آثار پر مبنی نہیں تھا اور یہ صرف ایک بیہوشی کی کیفیت بھی ہو سکتی تھی سپاہیوں نے اپنے معمول کے خلاف جو وہ دیگر ملزموں کے ساتھ کرتے تھے (یعنی ہڈیاں توڑنا) کو چھوڑ کر مسیح کی موت کی تصدیق کے لئے ایک برچھی اُن کے جسم میں چبھوئی اور یوحنا کے بیان کے مطابق

Came there out blood and water.

خون اور پانی باہر نکل آیا اور اسی تفصیل میں دو ہزار سال سے بحث و مباحثہ جاری ہے۔

چرچ کے پرانے پادریوں نے دہریہ اور ناستک فرقوں کا فوری طور پر مقابلہ کیا کیونکہ ایک زخم جو میت پر لگا اس میں کثرت سے خون اور پانی نہیں نکلتا ہے سوائے چند ایک جمے ہوئے خون کے قطرات کے۔ اسی واسطے انہوں (دہریہ فرقوں) نے صلیب پر مسیح کی موت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔

اس موقعہ پر آرمیتیا کا یوسف کلواری میں آیا اور فوری طور پر مسیح کے جسم کو مانگنے کے لئے پیلاطوس کے پاس چلا گیا۔ سورج غروب ہو رہا تھا اور کلواری پر بہت مصروفیات تھیں۔ مسیح کا ایک پوشیدہ شاگرد نقودیمس اور Synedrion کا ممبر جس کا پیشہ "حکمت" تھا یوسف کی مدد کے لئے آیا جب یوسف پیلاطوس اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ لوٹ رہا تھا تو اس نے اس کو ٹاور آف انٹونیا اور ایفریم گیٹ کے پاس روکا تاکہ وہ مسیح کے جسم کو لپیٹنے کے لئے ایک بڑا کفن خریدے۔ نقودیمس پہلے سے تیار شدہ پروگرام کے مطابق ۱۰۰ لیٹر یعنی ۳۲ کلو اور ۷۰۰ گرام طبی ادویات لے کر گلگوتھا پہنچا اور انہوں نے مسیح کے جسم کو صلیب پر سے اتارا اور بہت دھیان سے اس کے ہاتھوں اور پاؤں سے کیلیں نکالیں۔ اور جسم کو نیچے زمین پر رکھا۔ بہت زیادہ گہرے زخموں کی فوری طور پر مرہم پٹی کر دی گئی۔ اس موقعہ پر ایک چیز کا تذکرہ کرنا سود مند ہے کہ سارے مشرق میں ایک مشہور مرہم "مرہم عیسیٰ" کے نام سے جانی جاتی ہے۔ اس دوائی کے خواص اور نسخہ جات قدیم طبی کتب میں پائے جاتے ہیں اور یہ کہا جاتا ہے کہ یہ دوائی مسیح کے زخموں پر صلیب سے اتارے جانے کے بعد لگائی گئی تھی۔ مقامِ صلیب کے قریب ہی یوسف آرمیتیائی کا ایک باغ تھا جہاں پتھر میں کھود کر ایک نئی قبر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنائی گئی تھی۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں یوسف اور نقودیمس نے مسیح کے جسم کو خاص مرہم مل کر کفنایا۔ یہ جمعہ کا روز تھا۔ سورج غروب ہو رہا تھا اور Perach کا خاص سبت طلوع ہو رہا تھا۔

غیر مصدقہ اطلاع کے مطابق سینکڑوں سالوں تک چرچ ٹیورن کے کفن کو مقدس سمجھ کر یہ تسلیم کرتا آیا ہے کہ قبر میں رکھے جانے سے قبل مسیح کا جسم اس میں لپیٹا گیا تھا۔ اگر کسی روز یہ ثابت ہو جائے کہ یہ کفن تصدیق شدہ کفن مسیح ہے تو بہت سے ایسے ثبوت ظاہر ہوں گے جن سے یہ ثابت ہوگا کہ مسیح ہرگز صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ کفن پر واضح نشانات اس بات کی بیّن دلیل ہیں کہ مسیح کے جسم کو میت کا آخری غسل نہیں دیا گیا تھا۔ ظاہری طور پر کثرت سے خون کا اخراج جو مسیح کے جسم سے نکل کر کفن کے کپڑے کا جزو لاینفک بن چکا تھا دوبارہ مسیح کی صلیب پر موت کی تردید کرتا ہے۔

مسیح ناصری کی موت کے بعد دوبارہ جی اٹھنے پر اعتقاد رکھنے والا یا اعتقاد نہ رکھنے والا کوئی بھی ایسا سنجیدہ محقق نہیں ہوگا جو اس پر غور نہ کرتا ہو۔ اناجیل کے ساتھ ہی رسولوں کے خطوط جن میں سے بعض شکوک و شبہات والے تھے ان میں پطرس کا ایک خط جو بہت دلچسپی سے معمور ہے کے نویں باب میں مسیح کے قبر سے نکلنے کا بیان تفصیل کے ساتھ ان الفاظ میں تحریر کیا گیا ہے کہ "انہوں نے تین آدمیوں کو قبر سے باہر جاتے ہوئے دیکھا۔ اُن میں سے دو آدمی تیسرے کی خدمت کر رہے تھے"۔ اس اقتباس سے اس چیز کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ جس شخص کی وہ خدمت کر رہے تھے ہو سکتا ہے کہ وہ زخمی ہو۔

اس کے علاوہ دیگر اناجیل کے اس (حصۂ کتب) کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کوئی زخمی آدمی تھا جس کا علاج کیا جا رہا تھا۔ قبر سے ٹھیک ہونے کے کچھ گھنٹوں بعد تک یسوع ایک بُستانی کے لباس میں رہا۔ بعد دوپہر اس نے اپنے اندر چلنے پھرنے کی قدرت پائی اور پھر وہ ایک گاؤں اماوس میں گیا اس کے بعد وہ گلیل جیسے دُور دراز سفر کو طے کرنے کے قابل ہو سکا۔

اس کے بعد ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے اپنے جسم کو چھونے کی اجازت دی۔ واقعۂ صلیب کے معاً بعد اُس نے مریم مگدلینی کو تو اپنے زخموں کو چھونے کی اجازت نہیں دی۔ لیکن آٹھ دنوں کے بعد جب زخم مندمل ہونے لگے تو پھر اُس نے توما حواری کو اپنے زخموں کو چھونے کی اجازت دی۔

لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر یسوع صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے تو کیا ہوا تھا؟

اُس منصوبہ کے فوراً بعد جس نے اُس کی موت کو اس سے دُور کر دیا تھا۔ یسوع مسیح بھیس بدل کر پوشیدہ طور پر رہا۔ حتیٰ کہ مریم مگدلینی جب کچھ دیر بعد قبر پر آئی تو وہ بھی اس کو پہچان نہ سکی۔ دو شاگرد جو اس کو اماؤس کے راستے پر جاتے ہوئے ملے وہ بھی اس کو مسافر ہی سمجھے۔ (لوقا ۲۱: ۴) لیکن یہ پوشیدگی لمبے عرصہ تک قائم نہیں رہ سکتی تھی۔ بالآخر یسوع نے ہمیشہ کے لئے فلسطین کو چھوڑنے کا ارادہ کیا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے "کنز العمال" میں ایک حدیث مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یسوع مسیح کو یروشلم سے نکل جانے کی ہدایت فرمائی تاکہ وہ دوبارہ نہ پکڑے جائیں اور تکلیف میں مبتلا کئے جائیں۔ ابن جریر میں اس کو اور وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ "یسوع مسیح اور ان کی والدہ مریم فلسطین کو چھوڑ کر ایک دور دراز مقام کو چلے گئے اور وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہے۔ اسی طرح ایک مشہور کتاب "روضۃ الصفا" کے دو مختلف ابواب میں مسیح کے یروشلم سے نقل مکانی کر کے نصیبین یا نصیبیا کی طرف ہجرت کرنے اور مشرق کی طرف سفر اختیار کرنے کا تذکرہ موجود ہے۔ آخر کار قدیم مؤرخ فقیر محمد نے سارے واقعات کو بعد از غور و فکر قلمبند کر کے یوں لکھا ہے کہ

"یسوع مسیح نے اپنی والدہ مریم کے ساتھ ایک لمبا سفر اختیار کیا۔ دورانِ سفر وہ سفید کپڑے اور پگڑی پہنے ہوتے تھے اور اپنے ہاتھ میں ایک عصا لئے ہوئے وہ پیدل ہی سفر کرتے تھے"۔

انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ "مسیح نے نصیبین کے بادشاہ کی طرف ایک تبلیغی سفر اختیار کیا لیکن اگر یہ صحیح تسلیم کیا جائے تو حالات اس کے خلاف جاتے ہیں کیونکہ نصیبین کا بادشاہ دھوکے باز تھا اور کچھ لوگ مسیح کو مارنے کے لئے کوشاں تھے اور اُس پر وہاں سے بھاگنے کے لئے بھی دباؤ ڈالا جاتا تھا اور اس طرح یسوع ایک بار پھر صفحۂ تاریخ سے روپوش ہو گیا۔

اس کے بعد کتب اور رسم و رواج YUZ ASAF کا پتہ بتاتے ہیں۔ ہمیں مسیح کی ایران میں آمد کا پتہ ملتا ہے۔ جہاں مقامی حالات بتاتے ہیں کہ یوز آصف اس ملک میں مغرب سے آیا اور تبلیغ کی اور بہتوں نے اس کو قبول کیا۔ افغانستان میں غزنی اور جلال آباد دو ایسے مقام ہیں جو یوز آصف کے نام سے موسوم ہیں کیونکہ تاریخ بتاتی ہے کہ مسیح ان مقامات پر رونق افروز ہوئے یہاں پر وہ تبلیغ کرتے تھے۔

اس کے بعد مسیح ایسے ملک میں داخل ہوتے ہیں جس کو موجودہ دور میں پاکستان کہا جاتا ہے۔ اس کا قیام ایک بہت اہم اور تاریخی مقام پر ہوا۔ اس تاریخی ثبوت کے لئے ایک مرتبہ پھر ہم تاریخ کے ایک لمبے سفر پر چلتے ہیں Acta Thomae ایک ایسی کتاب ہے جس میں شک و شبہ کی گنجائش بھی موجود ہے۔ یہ سیریا میں شاید ایڈیسہ میں ۱۸۰ء اور ۲۳۰ء کے درمیان لکھی گئی۔ اس کا مصنف بارڈیسنس Bardisanes یا اس کا کوئی شاگرد تھا The Act of Judas Thomas میں Thomas یا توما Juda Thomas حواری کے مشن کے بارہ میں جو انہوں نے ہندوستان میں وسیع پیمانے پر کیا بیان کرتے ہوئے ایک بادشاہ گنڈا فارس Gunda Pharas کا تذکرہ ملتا ہے جہاں سے توما حواری نے احکام حاصل کئے۔

۱۹ ویں صدی میں دورانِ کھدائی راجہ گنڈا فارس کے زمانے کے قدیم سکے ملے ہیں۔ Acta Thomas شکریہ کے مستحق ہیں کہ اُن کے ذریعہ قدیم بادشاہ کا نام صفحۂ ہستی سے مٹ جانے سے بچا رہا۔ کامیاب ماہرین آثارِ قدیمہ کی کوششوں اور جدید دریافت سے یہ واضح ہوتا ہے کہ راجہ گنڈا فارس ۱۹ء میں انڈو پارتھیہ کی گدی پر بیٹھا تھا۔ ان دریافتوں کے بعد موجودہ زمانہ کے چرچ کے پادری Acta of Judas Thomas کی اتنی سخت نکتہ چینی نہیں کر سکتے اور Cardinal Tisserant نے بذاتِ خود ان تاریخی حقائق کو تسلیم کیا ہے۔

(The clergy Monthly No 10 – 1952)

اس کتاب کے پہلے باب میں لکھا ہے کہ مذہبی مبلغ Juda Thomas کا یہ پہلا فرض ہے کہ جب اس کے مالک نے اُس کو Habban کے بازار میں بیچ دیا تاکہ وہ ہندوستان میں مذہبی تبلیغ اور انقلاب کے لئے جائے اور اس میں یہ واضح رنگ میں لکھا ہے کہ

۱۔ یسوع یروشلم میں واقعۂ صلیب کے بعد زندہ تھا اور ذاتی طور پر مذہبی منادوں کو تبلیغی ممالک کی طرف جانے کے لئے ہدایت دیتا تھا۔

۲۔ یسوع اور تھوما حواری سندارک (Sundarak) نامی ایک ساحلی علاقے پر جس کو مؤرخین جن میں پروفیسر جارل کارپینٹر بھی شامل ہیں ایسا مقام بتاتے ہیں کہ یہ جگہ موجودہ زمانے میں دریائے سندھ کے ڈیلٹے میں "کراچی" کے قریب واقع ہے۔

لیکن آئیے ہم مسیح کی ہندوستان کی طرف آمد پر غور کرتے ہیں۔ راولپنڈی کی طرف شمال سے ۶۴ کلو میٹر دور ایک چھوٹا سا قصبہ "مری" MURREE نام کا ہے جو انگریزی کے لفظ MARY سے ماخوذ ہے اور یہی حقیقت ہے۔ MARY یعنی والدہ مسیح مریم جو مسیح کے ساتھ اُن کے مشرق کی جانب کے دُور دراز تھکا دینے سفر کی ہمراہی تھیں اس مقام پر آکر فوت ہو گئیں اور اسی گاؤں میں دفن کی گئیں۔ اس کے بعد اس گاؤں کا نام مری پڑ گیا۔ موجودہ زمانے میں اس چھوٹے سے خوشگوار قصبے کے جانب مغرب آہنی ٹیلیویژن کے ستون کی بنیادوں میں جہاں فوٹو گرافی کرنا ممنوع ہے مرورِ زمانہ سے سیاہ ہو چکی ایک قبر ہے جو جدید مذہبی اہمیت کی حامل ہے۔ یہ قبر قدیم یہودی رسم و رواج کے مطابق مشرق مغرب جانب بنی ہوئی ہے۔ مری کے ساکنین اب بھی اس کو "ماٹی مری داستھان" کہہ کر پکارتے ہیں۔ یعنی خاتون مریم کی آرامگاہ۔

مری سے چند کلو میٹر دور جہاں پر کوّے اڑتے ہوئے نظر آتے تھے ایک کھلی وسیع وادی ہے جس کو YUS MARG یا YUSU MARG (یعنی یسوع کا راستہ) کہتے ہیں جہاں سے یسوع مسیح کشمیر میں داخل ہوئے تھے، دریائے جہلم کو پار کر کے عیش مقام (یہ نام دراصل عیسیٰ مقام ہے جہاں حضرت عیسیٰ نے کشمیر میں داخل ہونے سے قبل آرام کیا تھا) سے جانب مغرب کشمیر میں داخل ہوئے۔

شیخ السعید الصادق قدیم مؤرخ جو خراسان میں ۹۲۱ء میں فوت ہوئے انہوں نے ۳۰۰ کے قریب کتب تصنیف فرمائیں جن میں سے سب سے مشہور کتاب "کمال الدین" ہے جو قدیم عالمی تاریخی اہمیت کی وجہ سے خصوصیت کی حامل ہے اس کتاب میں یسوع کا سفر تبلیغ اور یوز آصف کی موت اور مسیح کی کشمیر میں آمد کا تذکرہ موجود ہے۔ قدیم مؤرخ کہتے ہیں کہ یسوع مسیح یعنی یوز آصف نے لوگوں میں تمثیلات میں تبلیغ کی اور "کمال الدین" کے صفحہ ۳۲۷ میں ایک تمثیل درج ہے جو متی، مرقس اور لوقا نے بھی پیش کی ہے۔ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا مسیح ناصری اور یوز آصف ایک ہی شخص تھے؟

یہاں دو قدیم کتب موجود ہیں جو اس سوال کا جواب دیتی ہیں۔ پہلے نمبر پر ملا قادری کی تصنیف کردہ فارسی زبان میں تاریخ کشمیر کی کتاب ہے آپ کشمیر کے قدیم مؤرخ تھے اور دوسری کتاب رشی ویاش کے ذریعہ تحریر کردہ سنسکرت زبان میں "بھوشیہ مہاپران" ہے۔ ان دونوں میں سے پہلی کتاب سے یہ ظاہر ہے YUZ ASAF یوز آسف یا YUSU یسوع بنی اسرائیل کا نبی تھا۔ دوسری کتاب جس کا سن تصنیف ۱۱۵۰ء ہے وہ بھی عیسیٰ مسیح کی آمد کا حوالہ دیتی ہے۔ ان دونوں کتب کے حوالہ سے اور اس قدیم زمانے کے حالات اور واقعات میں تطبیق دینے سے یہ نتیجہ برآمد ہو سکتا ہے کہ جب مسیح ناصری موجودہ سرینگر میں فوت ہوئے تو اس وقت وہ بیاسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سال کے تھے۔ وہ تمام مغربی ممالک کے سیاح جو گزشتہ صدی میں کشمیر آئے انہوں نے مقامی رسم و رواج پر غور و فکر اور یقین کرنے کے بعد یہ نتیجہ نکالا ہے کہ مسیح ناصری ان علاقوں میں رہے اور یہیں فوت ہوئے۔

SIR FRACIS Young نے اپنی کتاب 'Rusband in Kashmir' مطبوعہ لنڈن ۱۹۰۹ء کے صفحہ ۱۱۲ میں اور کپتان C. M. Enriquez نے اپنی کتاب 'The Realms of Gods' مطبوعہ لنڈن ۱۹۱۵ء کے صفحہ ۹۷ میں اور پنڈت جواہر لعل نہرو نے اپنی کتاب Glimpses of the world history میں لکھا ہے کہ "تمام وسطی ایشیا، کشمیر اور لداخ میں ..... یہ یقین کامل ہے کہ یسوع یا عیسیٰ نے یہاں کا سفر اختیار کیا۔"

کشمیر کے دارالخلافہ سرینگر میں ہر شخص جا سکتا ہے اور مسیح کے مزار کی زیارت کر سکتا ہے۔ ڈل جھیل کو پس پشت ڈالتے ہوئے جہاں سیاح بافراغت آرام دہ ہاؤس بوٹوں میں بیٹھے ہوتے ہیں بادشاہ برج سے ہوتے ہی قدیم سرینگر پہنچیں جہاں کالی اینٹوں یا لکڑی کی گیلریوں اور بالکونیوں سے مزین متصل مکانات بنے ہوئے ہیں ..... دریائے جہلم کو پیچھے چھوڑتے ہوئے ڈل جھیل کی جانب مغرب مڑتے ہوئے ہر شخص محلہ خانیار میں جو سرینگر کا قدیم علاقہ ہے آ سکتا ہے۔ روضہ بل میں لکڑی کی بنی ہوئی ایک جالی دار کھڑکی کے بیچ میں روشنی چھن کر آتی ہے۔ روضہ بل کے اندر لکڑی کی ایک دیوار پولیس دار کنارے کی طرح کام کیا ہوا ہے جہاں چینی صندوقوں کے کھیل کی طرح جالی دار احاطہ میں پتھر کی بنی ہوئی قبر ہے اس کے ساتھ ذرا ہٹ کر نیچے کی طرف ایک بزرگ سید نصیر الدین کی قبر ہے اور شمال مغربی کنارے کی طرف ایک پتھر پر Christ پاؤں کے نشان کھدے ہوئے ہیں جن پر واضح رنگ میں صلیب کا نشان ہے اور اس کے قریب ہی ایک بغیر چھت والی قبر ہے جہاں پر مسیح یعنی مغربی لوگوں کے خدا کی ہڈیاں مدفون ہیں۔

(بشکریہ دی انڈیا میگزین جنوری ۱۹۸۳ء صفحہ ۴۸ تا صفحہ ۵۹ بحوالہ ہفت روزہ بدر قادیان ۷ جولائی ۱۹۸۳ء)

(رپورٹ دورۂ مشرق)

از بقیہ صفحہ ۲

آیا اس کے انفاس قدسیہ سے ایک نئی زمین اور نیا آسمان وجود میں آتا رہا۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ مادی طور پر ان کے لئے ملک اور سلطنت معرض وجود میں آجاتی ہے۔ ظاہری ملکوں سے ان کو کوئی غرض نہیں ہوتی۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

مجھے کوئی ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار

گویا مامورین جس نئی زمین کی طرح ڈالنے کے لئے آتے ہیں وہ اس مادی دنیا کے ملکوں سے بالکل مختلف ہوتی ہے اور نہ ہی دنیوی تاج و تخت سے ان کو کوئی سروکار ہوتا ہے۔ ان کا تاج تو خدائے قادر و مطلق کی رضا اور خوشنودی ہے۔ پس مذہبی اصطلاح میں نئی زمین اور نئے آسمان سے مراد یہ ہے کہ ایسے لوگ پیدا کئے جائیں گے۔ جن کی دنیا دوسرے لوگوں کی دنیا سے الگ ہوگی اور جن کے آسمان دوسرے لوگوں کے آسمان سے مختلف ہوں گے۔ یعنی اگرچہ وہ دنیوی ضرورتوں سے تو بے نیاز نہیں ہوں گے لیکن اپنے عمدہ اوصاف اور اعلیٰ کردار اور بلند اخلاق کے لحاظ سے دنیوی لوگوں سے ممتاز ہوں گے۔ اس طرح وہ مذہبی معاملات کی پیروی اور مذہبی سوچ اور فکر میں باقی دنیا سے اتنے مختلف ہوں گے کہ گویا وہ آسمانی مخلوق کہلائیں گے۔ وہ اپنے مذہب کی خاطر ہر قسم کی قربانی کرنے سے کبھی دریغ نہیں کریں گے جبکہ باقی ماندہ مذہبی دنیا صرف زبانی دعویٰ کرے گی۔ عملاً مذہبی معیار پر پوری نہیں اترے گی۔ پس زمین سے مراد زندگی کی وہ اعلیٰ قدریں ہیں جو انسان کو اہل زمین سے ممتاز کرتی ہیں اور آسمان سے مراد وہ مذہبی اقدار ہیں جو انسان کو فرشِ خاک سے اٹھا کر عرشِ بریں پر پہنچا دیتی ہیں۔

عہد بیعت کی تجدید

مجلس علم و عرفان کے اختتام پر احباب کو حضور کے دست مبارک پر عہد بیعت کی تجدید کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس سے قبل فجر کی نماز کے بعد بھی بیعت ہو چکی تھی کیونکہ انڈونیشیا اور ملائشیا کے وفود میں سے بعض احباب فجر کی نماز کے بعد واپس جانے والے تھے۔ بیعت کے ہر دو مواقع پر انڈونیشیا کے نیشنل پریذیڈنٹ جناب شریف احمد لوبس ملائشیا کے نیشنل پریذیڈنٹ جناب زین العابدین سبا کے پریذیڈنٹ حاجی یوسف دنتلمورا اور سنگاپور کے پریذیڈنٹ جناب ایم عبدالحی سائکین کو حضور نے اپنا قریب تخت اور ان کے ہاتھوں میں اپنا ہاتھ دے کر جملہ احباب سے عہد بیعت دہروایا۔ باقی دوستوں نے ان کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر عہد بیعت دہرانے کی سعادت حاصل کی۔

"جو خدا کے لیے ہوتا ہے خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنی طرف آنے والے کی سعی اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۴۴)

میرے پیارے نانا جان چوہدری غلام رسول صاحب مرحوم

مکرمہ فرزانہ ظفر صاحبہ۔ ربوہ

محترم چوہدری غلام رسول صاحب میرے نانا جان تھے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پرانے خادم تھے۔ میں انہیں بڑے ابا جان کہا کرتی تھی۔

بڑے ابا جان نے دین کی خدمت کے لئے زندگی وقف کر دی تھی۔ آپ کہا کرتے تھے کہ جب ۱۹۴۳ء، ۱۹۴۴ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اعلان فرمایا کہ گریجویٹس بھی زندگیاں وقف کریں تو میں نے اسی سال بی۔ ٹی کی ٹریننگ سے فراغت حاصل کی تھی۔ اور ایک مڈل سکول میں ہیڈ ماسٹر کے طور پر خدمات سرانجام دے رہا تھا اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے بھی اس اعلان کی طرف توجہ ہوئی اور میں نے اپنے آپ کو وقف کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ ملازمت سے استعفیٰ دینے کے بعد قادیان حاضر ہو گیا اور تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بطور ٹیچر کام کرنے لگا۔ پاکستان بننے کے بعد کچھ عرصہ تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ میں کام کیا پھر ربوہ آ گئے۔ یہاں سے ریٹائر ہونے کے بعد کھاریاں میں نئے جاری کردہ ہائی سکول کا ہیڈ ماسٹر بنا کر بھیج دیا گیا اور پھر بعد میں لاہور دارالحمد کے سپرنٹنڈنٹ کی حیثیت سے خدمات بجا لانے کا موقع ملا۔ یہاں بارہ سال تک کام کرنے کی سعادت حاصل کی۔ گزشتہ سال ۱۹۸۲ء میں حضرت خلیفۃ المسیح کے پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں کام کرنے کی سعادت حاصل کی۔

بڑے ابا جان نے کافی عمر تدریس کے شعبہ میں گذاری اس لئے آپ کی ہمیشہ یہ خواہش رہی کہ خاندان اور عزیز خاندان کے بچے تعلیم حاصل کریں۔ آپ نے ایسی خواہش کے تحت اپنے کئی عزیز و اقارب کے بچوں کو گھر رکھ کر تعلیم دلوائی۔ ہم جب بھی آپ سے ملنے جاتے تو آپ ہماری تعلیمی حالت کے بارے میں ضرور پوچھتے اور اکثر اوقات ہماری راہنمائی بھی کرتے نمازوں کی خود بھی پابندی کرتے تھے اور ہمیں بھی سختی سے نمازیں پڑھنے کی تلقین کرتے تھے۔ آپ سب ملنے والوں کے ساتھ بڑی شفقت سے پیش آتے۔ عید کے دن ہم سب آپ کے گھر جمع ہو جاتے اور مختلف کھیل کھیلتے جن میں آپ ہمارا پورا ساتھ دیتے تھے۔ آپ ہمارے لئے ایک مشفق باپ اور دوست کی طرح تھے۔

آپ اکثر سچے خواب دیکھا کرتے تھے۔ ۱۷ جولائی ۱۹۷۹ء کو رات یہ تحریر نظر آئی

The creatur make him they friend. He will accompany you to the end.

ترجمہ:۔ منظوم شکل میں بعد میں خود کیا۔

بنا لو گے خالق کو گر اپنا یار
تو ساتھی رہے گا وہ انجام کار

آپ کہا کرتے تھے کہ جو لوگ دنیا کی ترقیات کو لات مار کر اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ طریق پر چل نکلتے ہیں وہ کبھی گھاٹے میں نہیں رہتے بلکہ اپنے کئی ہم عصروں کے مقابلے میں قابل رشک زندگی بسر کرتے ہیں۔ میری بھی یہی دعا ہے کہ میرا مولا اسی رنگ میں انجام بخیر کرے۔ اپنی چارپائی کے پاس اپنا ایک شعر لٹکایا ہوا تھا

ہر لمحہ تو دیتا ہے نئی زندگی مجھ کو
ہر آن سمجھتا ہوں کہ یہ آخری دم ہے

ہمیں اب تک یقین نہیں آتا کہ ہمارے پیارے بڑے ابا جان ہم سے جدا ہو گئے۔ آپ نے اپنے پیچھے تین بیٹیاں اور تیرہ نواسے نواسیاں چھوڑے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بڑے ابا جان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور آپ کے درجات بلند کرے ہماری بے بی اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔

بڑے ابا جان کی وفات پر جن احباب نے خطوط کے ذریعے افسوس کا اظہار کیا ہم اُن کے تہ دل سے مشکور ہیں۔

سالانہ اجتماع مجالس انصار اللہ ضلع راولپنڈی

سالانہ اجتماع مجالس انصار اللہ ضلع راولپنڈی انشاء اللہ العزیز ۲۹ اور ۳۰ ستمبر ۱۹۸۳ء بروز جمعرات جمعہ مسجد احمدیہ نور میں منعقد ہوگا۔ مرکز سے علماء کرام شرکت فرمائیں گے اور ۳۰ ستمبر بعد نماز مغرب ایک سوال و جواب کی مجلس بھی ہوگی۔

تمام مجالس سے شرکت کی درخواست ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(ناظم مجالس انصار اللہ ضلع راولپنڈی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیاد حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب

انتھک محنتی اور کام کرنے والا وجود

مکرم انیس الرحمٰن صاحب صادق مربی سلسلہ ملتان

۶ اگست کو یہ اندوہناک خبر ملی کہ جماعت احمدیہ کے ممتاز عالم دین حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب ایک حادثہ میں شہید ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

آپ برصغیر پاک و ہند کے معزز و معروف خاندان علی برادران سے تعلق رکھتے تھے۔ برصغیر کا ہر پڑھا لکھا شخص اس خاندان کی سیاسی و مذہبی خدمات سے واقف ہے۔ مولانا شوکت علی اور مولانا محمد علی جوہر کی ملی اور سیاسی خدمات کا ذکر برصغیر کی تاریخ میں نمایاں طور پر درج ہے

حضرت مولانا صاحب کے والد ماجد حضرت مولانا ذوالفقار علی صاحب گوہر کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت سے فیضیاب ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ آپ کو اعلیٰ جماعتی عہدوں پر بھی فائز ہونے کا فخر حاصل ہے۔

حضرت مولانا عبدالمالک صاحب ایک ممتاز عالم دین کی حیثیت رکھتے تھے۔ آپ دراز قد زادہ بسطۃ فی العلم والجسم کے عملی مصداق و تصویر تھے۔ آپ اکثر سرخ رنگ کی رومی ٹوپی پہنا کرتے تھے۔ لباس سادہ اور صاف ستھرا پہنتے۔ طبیعت میں شگفتگی اور مزاح تھا۔ لطائف برموقع و محل استعمال فرماتے۔ آپ کی خطابت نہایت عمدہ، بارعب اور بلند آواز والی تھی۔ آپ ہر مجلس و محفل میں نمایاں نظر آتے۔ آپ ایک انتھک محنتی کام کرنے والے وجود تھے۔ مطالعہ کا آپ کو بہت شوق تھا۔ مجھے کئی دفعہ آپ کے ساتھ سفر کرنے کا اور آپ کی صحبت میں رہنے کا موقع ملا۔ جب کبھی آپ کسی بڑے شہر میں تشریف لے جاتے تو وہاں کے مختلف کتب فروشوں سے کتابیں خریدتے۔ اخبارات و رسائل پر آپ کی نظر ہر وقت رہتی۔

مجھے آپ کے ساتھ دفتر اصلاح وارشاد میں سات سال سے زائد عرصہ تک کام کرنے اور آپ کو قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ آپ جماعتی امور کی نگرانی اور اصلاح وارشاد کے کام میں ہمہ تن مصروف رہتے۔ بیک وقت آپ متعدد کام کرتے۔ ڈاک بھی بکثرت معائنہ فرماتے۔ اور ساتھ ساتھ تنازعات کے تصفیہ میں مصروف رہتے۔ آپ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ احمدیوں کے علاوہ غیر از جماعت لوگوں سے بھی آپ کے مراسم تھے۔

آپ خلافت کے شیدائی و فدائی تھے۔ خلیفۂ وقت سے جب بھی حکم ملتا یا کوئی ارشاد ہوتا تو فوری طور پر اولین فرصت میں ارشاد کی تعمیل کرنے کی کوشش کرتے۔ احباب جماعت کو خصوصاً خلافت سے وابستگی کی نہایت زور سے تلقین فرماتے۔ آپ ایک صاحب کشف و مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ تصنع اور تکلف سے پاک زندگی تھی آپ کو مجالس میں سوالوں کے جواب دینے کا بہت ملکہ حاصل تھا۔ سائل کے سوال کو فوری طور پر سمجھ جاتے اور نہایت عمدہ انداز میں دلنشین پیرایہ میں تسلی بخش جوابات دیتے۔ آپ کی تقریر کا ایک خاص انداز ہوتا تھا۔ کارکنان سلسلہ کو اور خصوصاً مربیان سلسلہ کو صبر و قناعت سے زندگی بسر کرنے کی تلقین کرتے رہتے تھے۔

حضرت مولوی صاحب سائلوں اور غریبوں کی حتی المقدور امداد کرنے کی کوشش کرتے۔ اپنے قریبی تعلق داروں سے وفا شعار تھے۔ ۱۹۷۸ء میں جب کسر صلیب کانفرنس میں شرکت کے لئے انگلستان تشریف لے گئے تو اس عاجز کو بھی بذریعہ ٹیلیفون یاد فرمایا۔ خیریت اور احوال دریافت کئے۔ اس وقت خاکسار بھی انگلستان میں بطور مبلغ سلسلہ متعین تھا۔

حضرت مولوی صاحب کے ساتھ خاکسار کو دو بڑے سفر کرنے کا موقع خاص طور پر ملا۔ ایک مرتبہ ۱۹۷۳ء میں جب آپ کو گجرات کی جماعت نے اپنے جلسہ پر تقریر کرنے کے لئے درخواست کی۔ ہم بذریعہ ریل گجرات کے لئے روانہ ہوئے ریل میں بیٹھنے کے بعد ریل میں موجود افراد سے ہماری واقفیت ہو گئی۔ چنانچہ میں نے ایک غیر از جماعت دوست سے حضرت مولوی صاحب کا تعارف کروایا۔ اس کے فوراً بعد اس دوست نے کہا۔ جناب مولانا صاحب آپ اتنے بڑے خاندان سے تعلق رکھتے ہوئے احمدیت سے کس طرح وابستہ ہوئے؟۔ حضرت مولانا صاحب نے فوراً جواب دینا شروع کر دیا اور جلد ہی بحث کا رخ وفات و حیات مسیح، صداقت حضرت مسیح موعودؑ کی طرف مڑ گیا۔ بڑی تفصیل سے گفتگو ہوئی اور سامعین ان کا جواب سن کر حیران ہوتے۔ ہر ایک نے مختلف سوالات کئے اور آپ نے ہر ایک کا تسلی بخش جواب دیا۔

الغرض مولوی صاحب کو سوالات کے جوابات دینے کی ایک خاص مہارت حاصل تھی۔

القصہ حضرت مولوی صاحب بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین!

ولادت

خاکسار کو خدا تعالیٰ نے ۱۰ ستمبر کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے جو محترم قاضی عبدالحمید صاحب نیلا گنبد کی پوتی اور محترم ماسٹر چوہدری عبدالحلیم صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ضلع جہلم کی نواسی ہے۔ بچی کا نام عنبرین رشید تجویز ہوا ہے۔ خاکسار تمام احباب جماعت سے بچی کی درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک سیرت بنائے اور ہمارے لئے ہر طرح سے قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین!

(قاضی عبدالرشید۔ قاضی پن شاپ نیلا گنبد لاہور)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۹/۸۳ بروز اتوار خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم ارشد محمود صاحب ابن مکرم نصرت اللہ صاحب مرحوم کا نکاح ۸۰۰۰/- آٹھ ہزار روپے حق مہر پر ہمراہ عزیزہ ثمینہ سعید صاحبہ ابن مکرم سعید احمد صاحب مکرم نثار احمد خان صاحب مربی سلسلہ ضلع مظفر گڑھ نے پڑھا۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

(حفیظ اختر سیکرٹری وقف جدید و تحریک جدید علی پور ضلع مظفر گڑھ)

درخواست ہائے دعا

- مکرم مرزا کریم احمد صاحب ابن مرزا نعیم احمد صاحب بیمار ہیں نیز میری والدہ کی طبیعت اکثر خراب رہتی ہے۔
(ظہیر احمد عطاء۔ دارالرحمت غربی۔ ربوہ)
- میرے بڑے بھائی طاہر احمد صاحب بیرون ملک مقیم ہیں اور سخت پریشان ہیں۔
(زاہد محمود۔ دارالرحمت غربی ربوہ)
- میرے بیٹے عزیزم ڈاکٹر عطاء اللہ نے نئی ملازمت شروع کی ہے۔ (اللہ بخش۔ ملتان)
- میری بھانجی بشریٰ ربانی کا ایم اے اردو کا امتحان ۲۵ ستمبر کو شروع ہو رہا ہے۔
(راجہ احمد خان دارالرحمت غربی ربوہ)
- میری اہلیہ عرصہ تین ماہ سے شدید بیمار ہیں
(سعید احمد۔ سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی)
- میری اہلیہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ ماہ جولائی میں آپریشن ہوا تھا۔ بہت کمزوری ہے
(عبدالستار۔ ٹی۔ آئی کالج ربوہ)
- خاکسار کی پوتی عطیۃ الودود بنت جمال الدین انور صاحب (راولپنڈی) مکان کی چھت سے گر پڑی اور اس کے دونوں بازو ٹوٹ گئے ہیں۔ پلستر لگوایا گیا ہے۔ (فیروز الدین امرتسری۔ انسپکٹر تحریک جدید)
- خاکسار کے بھتیجے قاضی عمران احمد نیر جس کی عمر ابھی ۲۰ روز ہے۔ کے پیدائشی طور پر کمر پر پھوڑا نکلا ہوا ہے۔ ۲ ہفتہ کے بعد آپریشن ہوگا۔ (قاضی عبدالرشید قاضی پن شاپ نیلا گنبد لاہور)
- عاجز کی بڑی بچی کا امریکہ میں میجر آپریشن ہوا ہے۔ حالت پہلے سے اچھی ہے۔
(میاں غلام احمد سپرنٹنڈنٹ محکمہ انہار کینال کالونی فیصل آباد)

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔ (ادارہ)

الفضل کی اشاعت دس ہزار کرنے کی مہم

مخیر احباب سے درخواست

ہم اپنے مخیر احباب کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت کچھ دیا ہے اور دے رہا ہے۔ آپ غریب اور نادار احمدی بھائیوں کے نام الفضل کا خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کروا کر بھی الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانے میں حصہ لے سکتے ہیں ——— اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے اور آپ اپنے پیارے اور مقدس امام کی خواہش کو پورا کرنے میں حصہ لینے والے ہوں۔ آپ کا یہ طریق بھی الفضل کی اشاعت بڑھانے میں ممد ہو سکتا ہے۔

سالانہ چندہ ۱۲۵/- روپے ۔ خطبہ نمبر سالانہ ۳۵/- روپے

(مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحبت صادقین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"نفس اور اخلاق کی پاکیزگی حاصل کرنے کا ایک بڑا ذریعہ صحبت صادقین بھی ہے جس کی طرف اللہ تعالےٰ اشارہ فرماتا ہے کونوا مع الصادقین یعنی تم خدا تعالےٰ کے صادق اور راستباز لوگوں کی صحبت اختیار کرو تاکہ ان کے صدق کے انوار سے تم کو بھی حصہ ملے۔ جو مذاہب کہ تفرقہ پسند کرتے ہیں اور الگ الگ رہنے کی تعلیم دیتے ہیں وہ یقیناً وحدت جمہوری کی برکات سے محروم رہتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے تجویز کیا کہ ایک نبی ہو جو کہ جماعت بنا دے اور اخلاق کے ذریعہ آپس میں تعارف اور وحدت پیدا کرے۔"

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۱۳۰)
(نظارت اصلاح وارشاد)

نکاح فارم کی تکمیل

احباب کی سہولت کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ دوست اپنے بچوں کے نکاح کے موقع پر نام نکاح کی تکمیل شادی یا نکاح کی تاریخ مقرر کرنے سے پہلے کروالیا کریں یا کم از کم تاریخ نکاح سے کچھ دن قبل نکاح فارم کی تکمیل ہو جانی چاہیئے۔ تاکہ عین موقعہ پر کسی قسم کی دشواری پیش نہ آئے۔

بعض اوقات نکاح فارم کی تکمیل کے لئے جن کاغذات کی ضرورت ہوتی ہے ان کے مہیا کرنے پر کافی وقت لگ جاتا ہے۔ اگر تاریخ کے دن ہی فارم پُر کئے جائیں تو اس قسم کے کاغذات مہیا نہ ہو سکنے کی وجہ سے ہر دو فریقین کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور دفتر کو بھی مشکل پیش آجاتی ہے۔ اس لئے احباب اس ہدایت کی پابندی کا خیال رکھیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

پتہ مطلوب ہے

۱۹۷۷ء میں ملک عبد المجید۔ تفضل حسین رائس ملز سیالکوٹ روڈ وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں ایک دوست مکرم مظفر احمد صاحب اکونٹنٹ تھے۔ یہ مکرم ملک علی بخش صاحب موصی مرحوم آف جاکے چیمہ ضلع سیالکوٹ کے پوتے ہیں۔ مظفر احمد صاحب اگر خود یہ اعلان پڑھیں تو دفتر ہذا سے رابطہ فرمائیں یا کسی دوسرے دوست کو اگر ان کے مکمل ایڈریس کا علم ہو تو براہ کرم دفتر ہذا کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

(ناظم تشخیص جائیداد موصیان صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

محترم قائدین اضلاع / ناظمین اطفال

آپ کی خدمت میں آپ کا ضلعی جائزہ وصولیات وقف جدید دفتر اطفال ارسال کر دیا گیا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ سالانہ اجتماع تک اپنا ضلعی ٹارگٹ پورا کر کے اپنا نام دعائیہ فہرست میں لکھوائیں۔ نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی خواہش کے مطابق اپنی انتہائی کوشش کریں کہ آپ کے ضلع میں سے کوئی مجلس ایسی نہ ہو جس کی وصولی صفر ہو۔ کم از کم شمولیت لازمی ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

تلاش گمشدہ

ایک طلائی ہار عید سے دوسرے دن محلہ دارالرحمت غربی میں کہیں گر گیا ہے۔ اگر کسی کو ملا ہو تو مجھے پہنچا دیں۔ شکریہ!

(شاہ میر احمد اشرف
کھیتے اشرف گوبازار۔ ربوہ)

"یہ دنیا چند روزہ ہے لیکن اس کے لئے وہ کوششیں کی جاتی ہیں گویا کبھی یہاں سے جانا ہی نہیں انسان کیسا غافل اور ناسمجھ ہے کہ علانیہ دیکھتا ہے کہ یہاں کسی کو قیام نہیں لیکن پھر بھی اس کی آنکھ نہیں کھلتی"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۴۱)

وقف عارضی کیلئے کثرت سے نام پیش کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح فرماتے ہیں :۔

"وقف عارضی کے لئے بڑی کثرت کے ساتھ اپنے نام پیش کریں اور بار بار پیش کریں میں سمجھتا ہوں کہ جو شخص ایسا کر سکتا ہے اور اس کے راستہ میں کوئی دشواری نہ ہو جس کو دور کرنا اس کے لئے ممکن ہی نہ ہو تو اسے سال میں ایک سے زائد دفعہ بھی اپنے آپ کو وقف عارضی کے لئے پیش کرنا چاہیئے۔ لیکن ہر سال ایک دفعہ تو ضرور اس وقف میں حصہ لینا چاہیئے تاکہ ایک قسم کی ٹریننگ اور استغفار کرنے کی تربیت بھی اسے مل جائے۔" (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

لباس کے تکلفات اور شہری

شہری احباب کو لباس کے معاملہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ان الفاظ میں خطاب فرمایا :۔

"شہری لوگ لباس میں بڑی غلطیاں کرتے ہیں اور اگر غلطی نہ ہو تو بھی ضرورت سے زیادہ لباس پر خرچ کرتے ہیں۔ حالانکہ لباس کی غرض یہ ہے کہ عریانی نہ ہو اور زینت ہو۔ لیکن عام طور پر لباس کے معنی زینت سے نکل کر فخر اور فیشن کی طرف چلے گئے ہیں۔ بہت سے لوگ دکھانے کے لئے کپڑے بناتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ ۴ فروری ۱۹۳۸ء)

پس حضور کے اس ارشاد کی روشنی میں احباب سادہ زندگی اختیار فرمائیں۔

(وکیل المال (اول) تحریک جدید)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم ۸۳ء

مرکزی سہ ماہی امتحان برائے انصار اللہ کے پرچے تمام مجالس کو بھجوائے جا رہے ہیں زعماء و زعماء اعلیٰ سے درخواست ہے کہ پرچے موصول ہوتے ہی تمام انصار کو مہیا کر دیئے جائیں۔ اور کوشش کریں کہ جلد از جلد حل شدہ پرچے (جوابات پرچے کے اوپر ہی مختصراً تحریر کرنے ہوں گے) وصول کر کے مرکز کو ۳۰ ستمبر ۸۳ء سے قبل ارسال کر دیئے جائیں جزاکم اللہ

نصاب مندرجہ ذیل ہے :۔

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ ۲۴ ربع دوم ۲۔ کشتی نوح از صفحہ ۸۱ تا صفحہ آخر
۳۔ کتاب بنیادی نصاب از صفحہ ۱۱۶ تا صفحہ آخر۔

اللہ تعالےٰ تمام انصار کو اپنا دینی و علمی معیار بلند کرنے اور کامیاب داعی الی اللہ بننے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ (قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

تجاویز برائے مجلس شوریٰ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی مجلس شوریٰ کے لئے تجاویز ۲۰ ستمبر تک پہنچ جانی چاہئیں۔ تجاویز ذاتی یا انفرادی نہ ہوں بلکہ اجلاس بلا کر بہنوں کے مشورہ سے تجاویز بھجوائی جائیں۔ گزشتہ سالوں کی منظور شدہ یا رد شدہ تجاویز دوبارہ نہ بھجوائی جائیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

سالانہ رپورٹ لجنات اماء اللہ

ہر لجنہ اپنی سالانہ رپورٹ یکم اکتوبر تک بھجوا دے۔ رپورٹ مختصر اور لائحہ عمل کے مطابق ہونی چاہیئے۔ اصلاح وارشاد کی رپورٹ علیحدہ صفحات پر لکھ کر بھجوائیں۔ ہر لجنہ رپورٹ کی دو دو کاپیاں صدر لجنہ مقامی کے دستخطوں سے بھجوائے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

THE DAILY ALFAZL Rabwah, Pakistan.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کینیا کے زراعتی میلہ میں جماعت احمدیہ کے سٹال پر وزراء اور کمشنر صاحبان کی آمد

کسوموں سالانہ میلہ میں اسلامی لٹریچر کی نمائش کے ذریعے آٹھ صد افراد تک پیغامِ احمدیت پہنچایا گیا

مرکزی مبلغ محمود احمد صاحب منیب کینیا سے اطلاع دیتے ہیں۔ کینیا کی روایات کے مطابق ہر بڑے شہر میں ملکی سطح پر سالانہ زراعتی میلہ منعقد کیا جاتا ہے جس میں ملک کی صنعتی اور زراعتی ترقی کو نمائش کی شکل میں پیش کیا جاتا ہے کاروباری لوگ اور صنعتکار اس میں اپنی اپنی اشیاء کی نمائش کرتے ہیں۔

امسال بھی معمول کے مطابق یہ میلہ صوبہ نیانزا کے صوبائی ہیڈ کوارٹر کسوموں KISUMU میں ۴ تا ۷ اگست منعقد ہونا قرار پایا اس کی تیاریاں ایک ماہ پہلے ہی شروع ہو جاتی ہیں۔ مکرم بشیر احمد صاحب اختر انچارج صوبہ نیانزا (جو تیس جولائی کو پاکستان سے کسوموں پہنچے تھے) خاکسار اور چند احمدی نوجوانوں نے شو سے ایک روز قبل سٹال تیار کیا۔

شو کے پہلے روز ۴ اگست کو خاکسار اور مقامی معلم رمضان کولنڈو نے دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن پاک کے تراجم اور دیگر اسلامی لٹریچر سے اپنے سٹال کو مزین کیا اس طرح جماعت احمدیہ کی اشاعت اسلام کے سلسلہ میں عالمگیر مساعی پر مشتمل پانچ بورڈ جو پہلے سے تیار کئے گئے تھے بھی نمائش کے لئے رکھے گئے۔ ایک بورڈ ان جلی حروف میں تھا کہ

JESUS DID NOT DIE ON THE CROSS BUT DIED A NATURAL DEATH

اور ان جلی حروف کے نیچے قرآن پاک احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور بائبل کے اقتباسات مع حوالہ جات درج تھے۔ یہ بورڈ لوگوں کی خصوصی توجہ کا مرکز بنا رہا اس پر مزید یہ کہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی JESUS IN INDIA اور کفن مسیح کے متعلق سائنسی تحقیق پر مشتمل کتاب HOLY SHROUD. اور ایک جرمن عالم فیبر فیصر کی کتاب JESUS DIE IN KASHMIR لوگوں کی راہنمائی کے لئے پیش کی جاتی رہیں۔

اسی طرح ایک بورڈ پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپ کے چاروں خلفاء کی تصاویر چسپاں تھیں جو لوگوں کی کشش کا باعث بنی رہیں۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی تصویر کے ساتھ انگریزی میں عبارت درج تھی۔ جس کا مفہوم یہ تھا "حضرت مسیح کی آمدِ ثانی کی پیشگوئیاں حضرت احمد علیہ السلام آف قادیان کے وجود میں پوری ہو چکی ہیں۔"

شو کا پہلا دن شروع ہوتے ہی لوگ ہمارے سٹال پر آنے لگے اور یہ سلسلہ شو کے آخری دن تک جاری رہا۔ آنے والوں میں ہر طبقہ اور مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے لوگ تھے اکثر لوگ سوالات کرتے۔ جن کے تسلی بخش جواب دیئے جاتے۔ جن کی تسلی نہ ہوتی ان کو متعلقہ کتب سے حوالہ جات دکھائے جاتے۔ زائرین حوالے نوٹ کرتے۔

عزت مآب وزیر فارن ٹورسٹ اینڈ ورلڈ لائف کی احمدیہ بکسٹال پر آمد

۵ اگست کو شو کا باقاعدہ افتتاح عزت مآب وزیر ALIJAH MWANGALE نے کیا۔ وزیر موصوف کے پروگرام میں بعض خاص اہمیت اور خوبصورتی سے سجائے گئے سٹالوں کا معائنہ کرنا بھی تھا۔ ہمارا سٹال ان میں شامل نہیں تھا۔ لیکن جب وہ پروگرام کے مطابق دوسرے افسروں کے ہمراہ سٹالوں کا معائنہ کرتے ہوئے ہمارے سٹال کے سامنے سے گذر رہے تھے تو خاکسار نے آگے بڑھ کر وزیر موصوف کا استقبال کیا اور ان کو اپنے سٹال پر آنے کی دعوت دی جس کو انہوں نے بخوشی قبول کیا۔ اور جملہ دیگر افسران کے ہمراہ اندر تشریف لائے ان کو احمدیت سے متعارف کرایا اور

"LIFE OF HOLY PROPHET MOHAMMAD PEACE AND BLESSINE OF ALLAH BE UPON HIM

تحفہ کے طور پر پیش کی جس کو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا اور جملہ افسران سمیت خوشی کا اظہار کرنے کے لئے اپنے طریق کے مطابق تالیاں بجا کر کیا۔

ان کے علاوہ دو یورپین اور متعدد مقامی عیسائی سٹال پر آئے ان سے تبلیغی گفتگو، ان کے سوالات کے جوابات، خصوصاً حضرت عیسیٰؑ کے صلیبی موت سے بچائے جانے اور ہندوستان کی طرف ہجرت کرنے اور وہیں وفات پانے کا ذکر زیر بحث آتا رہا۔ اس تبلیغی گفتگو سے متاثر ہو کر دو یورپین عیسائیوں نے "اسلامی اصول کی فلاسفی" "مسیح ہندوستان میں" "دیباچہ تفسیر القرآن" کے علاوہ دونوں نے انگریزی قرآن پاک خریدا اور ساتھ لے گئے۔ اسی طرح ایک مقامی عیسائی دوست نے قرآن پاک خرید کیا۔

صوبائی کمشنر HONOURABLE FRANCIS CHEPOGONY کی احمدیہ بکسٹال پر آمد

شو کے تیسرے روز ۶ اگست کو صوبہ نیانزا کے کمشنر نے پروگرام کے مطابق بعض سٹالوں کا معائنہ کیا۔ اس موقعہ پر بھی کمشنر موصوف ہمارے سٹال کے سامنے سے گذر رہے تھے۔ خاکسار نے آگے بڑھ کر انہیں اپنے سٹال پر آنے کی دعوت دی۔ جس کو انہوں نے نہ صرف قبول کیا بلکہ بڑی خوشی کا اظہار کیا اور ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں باقاعدہ السلام علیکم کہا اور مع دیگر افسران سٹال میں تشریف لائے تو ان کی خدمت میں "دیباچہ تفسیر القرآن" (انگریزی) پیش کیا گیا جس کو کمشنر موصوف نے بخوشی قبول کیا اور وصول کرتے ہوئے فوٹو کھنچوائی اور تالیاں بجا کر خوشی کا اظہار کیا۔

چیف اور اسسٹنٹ چیف آف کسوموں کی بکسٹال پر آمد

یہ دونوں معززین شہر بھی ہمارے سٹال پر تشریف لائے ان کی خدمت میں بھی بعض اسلامی کتب تحفہ کے طور پر پیش کی گئیں۔ ان چاروں ایام میں لوگوں کا تانتا بندھا رہا۔ ان میں مقامی عیسائیوں اور مسلمانوں کے علاوہ ہندو، سکھ اور یورپین بھی تھے۔ ہر ایک اپنے ساتھ سلسلہ احمدیہ کا لٹریچر (جو مختلف زبانوں سواحیلی، انگریزی، گورمکھی اور صوبہ نیانزا کی زبان کیلوؤ میں تھا) لے کر جاتے۔

بعض ہندو حضرات نے "مسیح ہندوستان میں" خریدی، نیز بعض سکھ حضرات نے گورمکھی زبان میں "اسلامی نماز" "اسلامی اصول کی فلاسفی" خریدیں۔

اس طرح خدا کے فضل سے کم و بیش آٹھ صد افسروں تک پیغام حق پہنچانے کا موقعہ ملا اور اندازاً سات صد لٹریچر کی کاپیاں مفت تقسیم کیں اور ساڑھے سات صد شلنگ کا اسلامی لٹریچر فروخت کیا گیا۔

اس رنگا رنگ نیا میں افراد جماعت احمدیہ کو سینکڑوں افراد تک پیغام حق پہنچانے تثلیث کو بادلائل توڑنے توحید الٰہی کی منادی کرنے اور رسالت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو آشکار کرنے کا موقع ملا الحمد للہ علیٰ ذالک

آخر میں قارئین کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی میں بے انتہا برکت ڈالے اور اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔ (آمین)

قائدین سے ایک ضروری التماس

جملہ قائدین حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اجتماع خدام الاحمدیہ پر زیادہ سے زیادہ خدام کو سائیکلوں پر آنے کی ترغیب دلاتے رہیں اور مسابقت کی روح کو مدنظر رکھتے ہوئے گزشتہ سال کی نسبت زیادہ تعداد میں شریک ہوں۔

(منتظم انتظام سائیکل۔ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اطلاع

انصری بوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمود احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کیلئے حاضر ہوتے ہیں۔

زیر نگرانی:- حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

اعلیٰ اور معیاری مصنوعات کا مرکز

شیراز شاپنگ سنٹر

یوسف روڈ۔ ربوہ

سٹیل الماریاں۔ ماسٹر کاموڈ فوم۔ فرنیچر کا سامان۔ پلائی وڈ۔ ہارڈ بورڈ۔ چپ بورڈ۔ فارمیکا۔ اور پائپ پی۔ وی۔ سی۔ سیمنٹ پائپ وغیرہ نہایت مناسب قیمت پر دستیاب ہیں

نیز ہر قسم کا سامان آرڈر پر سپلائی کیا جاتا ہے